

Control

U1
B395K.

بسم الله الرحمن الرحيم



بیت کمال که در این کتاب است

ALLAMA IQBAL LIBRARY
 114860

کتاب بر سر
 ایک بافت لکھنؤ

عنوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد عالم آفرین را کو بیگستانی علم

زویعالم در وجود آفرین

عنوان سخن ہی و سکی تفت	کی جسنی کتاب ہر تفت	ہر اک کو کیا اوسی نی پیدا	سب طبعہ اوسیکا ہر چین
ظاہری ہی ہی نہان ہی	وہ کامروائی جہان ہی	عالم میں ہی جاوہر اوسیکا	بیٹا ہی باپ ہی کہ باص
سچ اوس ہی ہی و سکی تفت	عشق اوس ہی عشق اوس	صور تگر نقش خاک ہی وہ	سبحان اللہ پاک بحال گیا
ہر لیں اوس کی آرزو ہی	ہر گل میں و سکی کئی گت ہو	باہر ہی قلم ہی و سکی حیت	گو یائی میں کب ہی تہا
لازم ہی کہ کبھی خوشی	سی فو تبرا میں ہی شیم پو	ساتی محبوبی آب تشین ہی	کر لطف کہ بھکے ساکن کر
وہ مست ہونین چو	زان سپین غرض طرح این نگار چین	پیل آنکھوں میں چو	پیل آنکھوں میں چو
انگریزی ہی جو غدر کے بعد	مچھو مانی درونان خویش میگیم قلم	لکھولی فلک سیاہ لی خط	لکھولی فلک سیاہ لی خط
علم عربی او تہا یہاں سے	چرچا انگریز کیا ہی ہر جا	مکتب خانے ہو ہی ہر جا	مکتب خانے ہو ہی ہر جا
ناخواندہ ہزاروں ہی	گر ہو کئی فارسی جان سے	واقف نہ درنی آ	واقف نہ درنی آ
ہند کام سخن بانی کلین	کیا دبو کی شکل کیا پیر	ہین پادری لوگ ذکی اوشا	ہین پادری لوگ ذکی اوشا
وہ قوم کی آئی پادری	عورت کو بھی مرد بوی	اک قوم بھی ساکنان چین	اک قوم بھی ساکنان چین

میون میں ایک کسٹ	وانائی کی اور میں بھی	کھاتا ہوا وہ وعظ شکارا	اک روز گزر ہوا ہمارا
واوٹھا کچھ اور مرد	آخر ہوئی بحث بید	میںی کہا اوس امی خرمند	تدبیر کی دی رہا ہی کھیند
میں نہیں ہی عقل کو	بڑ ہتا ہی بغیر جہ	کیا جانے نیست خداؤ	کیونکر مشیت خداوند
سکا نہ صلیت سے نما	فضل اوسکے نہیں ہن	اک کام میں ہو کر مطلب	نی روح ہی او اور نہ قاب
میں سے ہی خراج سنش	طراح نقوش افرینش	اوسے جو یہ سن لیا بیل	بولابھے دیکے ایک بیل
وہاں بہت شہر و کھ	اور مردم نیک جہر	مسا نکلا کوئی ہنر مند	اوس عالم غیب کی ہی
یہی جو باغ لکھنوی	وہم سی تری سکی آبروی	ثانی نہیں شہر تھارا	صورت سے ہوا یہ شکارا
یکایہ میں ہو	تم ایک مجھے ملے ہنر	جھوٹے نہیں آپ کے قہر	سچے ہن آپ کے کھنر
جانی کہ با صد زبان اری	کی ہی عربی میں کتابی	تا ویرا سی طرح سی تقریر	کرتار ہا وہ خرد و پیر
پاک حال کیا وطن ہر	یہاں دہلین ہی اوسکے جہر	جیسی ہی قدر اسے جانی	میں بھی کرتا ہوں قد وانی
بہی اہل زمین ہجرت ہن	یا چرخ ہزار چرخ مار	اپنے فضل ہنر کی گوند	ایسا پیا نہو خرد مند
کے سون کر سی ہی یہ مطلب	اکاہ جوان پیر ہن	گو شہر میں گم ہی نام اپنا	پہونچا ملکوں کلام اپنا
میں کو ہن شعرا ہی شہرہ اف	ہتے ہن سر سخن کشتا	عازم ہوں کہ ایک لکھن	خط مشکین قسام لکھن
یہ لی خط کہ خط بتان سے خوشتر	ہر سطر ہو جسکی کان غنبر	باند ہوں سر خادم پر عام	لکھن خط غنبر بن شام
ہو ہی بطور کمرون میں کہانی	جس پر کری ابر و نشانی	احباب کو نذر دہن کو	ہو شرم جسکے عمل تہر
نہ درنی آہر وہ کہ پاک گوہرین	یکتا ہو نگاہ جوہری	گوہر وہ گران بہا ہی	جسکامہ و شتری خریدار
رتی ان کو ہر کہ ہو بیل شہرہ شہر	آویزہ گوش مردم دہر	سر سبز کردن مجہ باج خنت	دیکھیں جسے بوک بی تیت
مادہ کی لکھن کل اوسکا ہونا نہ شک	جو باد خزان سے نہو خشک	ہر برگ گیا ہو سکا طوبی	محل ہو جہان لی تمنا

ہو بین سطور اوسکا وہ نہ
اندیشہ مجھے گز نہیں ہی
اللہ کو خلق نے سجا نا
معلوم نہیں سپر کا دور
مست ہے قلم کو دو تک
وہ اب حرام نیک فرجام
کہا ناں نہک ایدوست
ہرگز نہیں بھولتا کسی کو
واجد علی اقباب طلعت
تیغ اوسکی ہی ذوالفقاری
سلطان ملک سیر فلک سخت
دون چہرہ ہی و سکی کسکو
تا عمر شہ جہان ہی وہ
نیلے سر پر پاک و تسلیم
نام اوسکا جہان میں ہی رہا
نیپال میں لیکے نہیں تک
انجم سے سوا ہی لشکر اوسکا
زندہ رہی تا دم قیامت

سیر اہل ن جس سے
بے عینت ہی بشیر ہیں
بت کو اللہ کر کے مانا
ہر دم ہی زمانہ کا نیا طوطا
طے کرنی ہی راہ صفت و

کونیک ہو پری ڈر برو
طعن سے رہی کوئی خالی
بیہوش مستاب بکوزیادہ
تکو کرنا غمخ شہ بیانی
ساتی تر چہرہ بھکو قرآن

می فشانم لو لو تر ز ابدار یہاں می
در بیان شرح دوشا ہندشہ حکیم

لعنت ہی اگر چہ غلشی کو
شاہنشاہ سپر صولت
نام اوسکا ہی فتح کی نشانی
مہا قبائل صاب سخت
خورشید ہی در قندیل
مخطوطہ رہی جان می وہ
میرنج ہی جسکے ڈونڈے غم
ہی خسرو ملک ہندو نند
لی نام اوسکا جو ان کو کوک
ہی لشکر ہی اک سکندر اوسکا
رکھے اللہ اوسکی سلاست

گو بندہ اب ہو میں ادا
روزی وہ بکیان محتاج
حاتم ہی فروں دم نوارش
زینت وہ مسند فریدی
یار صبتک کہ ہی وہ زندہ
اسی خامہ بان جو چاہے
شانی نہیں اوسکا ملک ملک
ہمت میں ہی شیر زیادہ
کھلکے سی تا حد خراسان
مہتاب ہی تیا با ہے
حاصل ہوئی مراد اوسکی

کھٹکا ہی کمال فاسد و کما
فروری و سعدی و زلالی
مانگو ساتی سے جام بارہ
کم رات ہی اور بری کھانی
زاہد تجھے دیکھ کر پشیمان
کرتے تو حلال محبوبہ و جام
جس سی پلتا ہی شہت پو
لیکن نہیں لسی بھولتی یاد
محتاج نواز و صاحب
ہاتھ اوسکے ہن بشت شر
دار اسے زمین ستون گون
چرخ اوسکا رہی غلام بندہ
لکھ حرف شامی خسرو
و کٹوریہ اوسکو کہتے ہیں
ہوشیار اوسکی اگی مادہ
سب نام سی اوسکی ہیں
ہی زیر نگین بادشاہی
کرتی رہی خلق یاد اوسکی

ساتھی زرخ رشک ہا کھلا
 ہر تہنیں نام کوئی شی
 گوہر گیارہ جہان مورا
 اسکندر و بخت نصر و کاو
 تہا جبط ہر ایک ہی کا
 اوصاف زمانہ ہی ہر مہر
 جب گرم سخن ہو وہ سخن
 ہن ایک سخنور سخن
 سہتے ہیں روبرو خوشی
 اولد او نکا ہی وہ بنار
 طاہر میں اگر چہ آدمی ہی
 اک باغ میں تہی تھی کجا
 ہچشم تیان تھی وکی ہر
 گل میں زرخ آشنا کا نقش
 سبز تھی پھول سبز پیا
 سرو ایک طرف کشیدہ
 ہر نخل میں سدرہ کھلی
 اوس باغ میں جمع جگہ

بیوش کو اک گاہ دکھلا
 بعد مدح آن و شاہنشاہ کردون
 می زخم در موج تبا لیف تین
 تھی سکو ہوا ہی نام نہ
 جز نام نشان نہیں کسی کا
 نام اوسکا ہی گوریاں مورا
 دی لفظ کو ابروی ہر
 بی کیتہ وہی ستیز و بی
 کیا ہیں بانگلشی میں
 ہی سنگ بھی جگہ پائیں
 باطن میں شستہ ہی لی
 ایک طرف آسمان اوٹھا
 اوسکا زگل و دای منطس
 بیگانہ نہ سبز بھی تھا اوسکا
 غنچو نکلی گریہ تین زرد مال
 طاووس تھی اک طرف ان
 ہر رگ گیاہ اوسکا سبز
 رکھا ہوا غنچ شعی کا سب

انکھو سی سے جو ہو وہ مخور
 اقلیم کی تباہ لڑکے
 ازمین سے ہی اک حکیم بیو
 شاہ ملک سخنوری ہی
 کرتے تھے کو اوسکی نصیحت
 خلق ار رہی ہی عمر بھر
 نظر اونکی ہی بہتر اثر یا
 لکھے تھا اگر قلم سے پر
 کجا جو ہوئی وہ و بیو
 وہ باغ تھا رشک باغ مینو
 ہر خار میں سکے گل انکیت
 سو صفیت چمن میں یا
 جاروب کش چمن سحر گاہ
 مجموع خوشی وہ تھان تھا
 تما پیش و نشاط حال
 کاتی ہوئے اک طرف پریر

مے مے اوسے خمر و کا
 دنیا میں ہی نام ہی
 ہی زندہ وہ سہا نام
 انجام بنایا کیا بکری کے
 ہو یا دسی جسکے عمر فر
 غور شب سپہر شام ہی
 اردو سی تھی اوسکے نصیحت
 ہی نام اوسکے گنت شاد
 نثار اونکی ہی سماں کا شرا
 اور جامی بغیر نامہ کے
 کہا یا دریای علم فی جوش
 شرمندہ کلوسی جکے گارو
 ہر گل میں زرخ پر کی صورت
 گل پھولی جو خار و مین یا
 صرصر تھی نسیم بھی ہلو خوا
 جو خار تھا شاخ زعفران تھا
 گل موتی تھی غنچ و ال وین
 سازندونکی چھپر چھپر کی

گانا اوز کا تھا خندہ گل
گذری یونہی جو چند ست
بیہوش نے دیکھ کر می و جام
دلہنی لگی جام بادہ سپہ
زخمہ فی ہلاویا کا شہ
جب رہی ہوا پیا پیہ
دیکھا جو بھونے اسکو شہ
یہ بانی قتل عشق یار
لاکھوں کے اسے جانی یار
تقریر کا سلسلہ بربایا
بیہوش ہی سب کے سر
نام اونکا ابھی تلک ہی باقی
گذری نہیں جھن سہی
عاشق کا جو ذکر ہو گا شہ
از بسکہ تھی خاطر اونی منطو
یہ نامہ لکھا خوشی کی ماری
یہ نامہ کیا تمام مینے
ساتی تری ہاتھوں کی مین

سازگی کی صفت پیر
گانے پہ نہ ہو سکی رعیت
پایا دور سپہ ہر کام
چلنے لگے ساغر و مادم
دھن برپہ نے لکا طانچہ
بیہوش ہی سکی ساغر
باہم کرنے لگے یہ تکرار
ہی عیش و درجا نگہ دار
لاکھوں کو دینی مین سہی
عشاق کا حوصلہ کٹایا
دھن لیا گل کا صورت
سننی کی ہر لہجہ شتیانی
حب حال و سکا ہوا و گرو
نام آپکا جائیگا بہت دور
اس کہنے سی ہو گیا مین محبوب
مہتاب مین خود ہی سار
نامہ کو دیا ہی نام مینے
جو کرتی ہین میکشی کا ساہن

گانی جو لکینہ زیر و بم
مینوار تھی بسکہ شتیانی
کی نہت غنہ سے گرم
بیٹھا کوئی جام بادہ بر
گو بادہ تشین تھی خود بر
کیف مین تشین سی مخمور
بولا کوئی عشق بد بلا
بولا کوئی یہ عجب نسون
گو سینہ ل مین اسکی ساغر
تا کہ ذکر آیا بر مین کا
بولی شعرا ی پستانی
وہ حال قدیم تھا شنیدہ
تکلیف نے نظم کہنی مین
اجاب سی جب نہ چارہ
گردون پہ دہرا دانا چا
تھا گرچہ وہ خود عروسیا
پہلے خون جگر پیا ہی
بیہوش کو بھی شراب ہی

خست ہو عقل و ہوش
لایا جام شراب ساتی
مے کا پنا ہوا غنیمت
اوشا کوئی لکلی ہاتھ مین
تھا عالم آب مین ہر اک نرق
شیشہ سا ہوا شراب مین
اس سی کیا کیا نہیں ہوا
کہتی جسی عشق مین جی
صاف سی دردی بھی
کتا تھا جو عاشقی کی فن کا
ایک ایک جو کہہ گئی کہانی
یہ ذکر جدید و شہید
رحمت ہو جائیگی میسر
اقلیم سخن لیا اچارہ
دور آیا سمند خامہ ناچار
بخشا مینے لباس و سیا
رنگین مضمون جب لکھا ہی
ہی چاندنی آفتاب ہی

آب خامہ سی کرنی نی نواری
 قامت کی صفت کیون میں
 عالی مضمون لکھون فسانہ
 باندھون سے بلند مضمون
 اک عشق کی داستان سنون
 یعنی کہ ہی لکھنو عجیب غ
 یان حسن کی کان کو بکوی
 یان ہتی ہی ایک ہ پارا
 صورت میں قمر جلال میں
 رفتار سی اور سر پامال
 میٹھی باتیں بہت سی
 صورت میں سادہ بھولی
 مشہور تمام لکھنوی میں
 ہی حقہ پلائی سی وی کام
 لیتی دیکھی سی لبت و صبر
 دیتا کوئی اثر فی کوئی زر
 دیتی وہ بجای بنگا گزیر
 زہاد سی درع وز ہر چوٹا

ہست غازی بیان قصہ آن ہمن رشتہ بک آن کہ با زار و بانا قوس ہم

چن لاون میں سنبلا سی انہ
 ہو جس سے زمین شعر گردون
 معنی کی میں چو ترین بیان
 ہی لالہ بھلی سچ نکا بیغ
 کمنان سی زیادہ لکھنوی
 ہی شہر میں جسکا ذکر شہر
 بیدر و وجا شاعر فی مصر
 منہ غنچے کا اوسکے نہالی
 چوٹی بچھین ٹری شیلی
 معنی میں عجیب گار پر فن
 مذکور اوسیکا کو بکویں
 بازار میں مہینا سر شام
 کرتی سر راہ سرقہ با بھر
 وہ آنکھ اوٹھاتی تھی اوپر
 لے جاتے خوشی سی موشم
 اور برہنہ نکا کفر ٹوٹا
 ہر شعر ہو موی لبت شکون
 دکھلاون سحر سامری میں
 ہی اجب بیان عشق بازی
 اس باغ کا خار غرت گل
 حسن اک کوچہ میں سہا کا
 کرتی ہی وہ ساتنوکا شہر
 زلف و سکی ہی شام سہا
 سر و قدم پر او گستا
 باتون میں اگر وہ نہت لی
 فرعون سی غور میں بادہ
 با این مہ حسن نفیر سی
 دن دو پہر و شب کوٹا
 مشہور ہی شہر میں فن
 تھی سب دلوں میں شہنشاہ
 صد پادہ دیکھ کر مینا
 زنا سی رشتہ اک کالا

دکھلاون بان کی سحر سی
 باندھون لبت بان کی مضمون
 ہر سبت ہو خانہ فریدون
 دون دار فون سخنوری میں
 یون چا مہنی کی زبان بازی
 ہی طائر سدرہ اوسکا بلبل
 ہر کوچہ ہی حسن خیر مان کا
 ہر میلہ میں جاتی ہی ہمیشہ
 قد فتنہ حشر کی علات
 لب دیکھکے اوسکے پستیا
 سامع لعل اور تی روٹی
 بیہوش کھیلچ مست بادہ
 با این مہ لطف جانہ سی
 اوس سی کوئی مال و نمونہ
 مرقی ہیں امیر اور مہاجن
 ہوتی ننتی کار گر کوئی لاگ
 سیکھانا چار حقہ مینا
 تبیغ آخر بنا وہ کالا

سید گنگا کا آیان گاہ
 پاس کے سب سے تھی
 گوہن جگر تھا اسکو صہبا
 مہجور رہاں ہا وہ بجیا
 ساقی می تشین سی بھجیا
 بیوٹا وٹھا و خاتمہ تیز
 تم کرتی ہو بیت نظم تعمیر
 محفل میں ہوئے عالم آب
 مشور رہاں ی ہن الی
 اک شعلہ میں چہن چل
 ہر اک کوئی شاعری کا غہ
 تقریر میں انکی اک جوشی
 ظاہر ہو ہن سے آثار
 کہتے یہ ہن لوں کے فائل
 بیوش ہو تم جو میں سرخوش
 خنٹل خنٹل شکر شکر سی
 وہ غمزدہ تم بخاطر شاہ
 سامان طریق می پرستی

لی پیشہ درون اوسط
 دکھلائی تھی یہ ہر اک کو
 لو سکونہ خبر تھی اسکی صلا
 راجہ غم درج میں گرفتار
 دوران زمانہ کا نہ لی نام

یہ بھی گئی وہ ان برسم عات
 اک برہمن سب زردار
 حب مہیا چلا تو آئی یہ گھر
 شاید نہ چلین وہ دنیا میں
 تو راہ کر رہی گری یاد

در بیان میلہ ان عیشیں باغ و بہار
 نظم عیسازم کز و شمر منندہ گلزارم

ہوں کشتی می یہ جہاں جاب
 کوئی چہے رستم اور کوئی
 اک دہ پہاڑی ہیں دلوں
 ہی قافیہ اونکار و زمرہ
 دیدار سی و نکو چشم پوشی
 کہتے ہیں بخنواران طرار
 فائل وہ ہی جو ہو گھر سی فائل
 کیا پینہ کر می صاف تیش
 کم زبکہ اب شک سی گھر سی
 وہ قید مذاہب تمام آزار
 سی ٹھہر خمار وستی

ہر چند تمہاری نہیں
 وانا کوئی اور کوئی ناوا
 دریای سخن ان میں
 خود کامی سی و نکو دایا کا
 بولین جو لاکھ غل مجاؤ
 باقی نہیں قدر دانی غل
 ہن گرچہ وہ خسرو غلات
 گل گرچہ ہی نشین بازار
 لالہ کے جگر میں گرچہ ہی
 زائد کا نہ انہ تم کروٹ
 گر فیکلک میں کھون پہنچ

چل کیا نقد و مان
 دل ہی اسکا ہوا خردار
 وہا تھا بنگ غنچہ پر زر
 ارستا و سپہر میں جفا میں
 بیوش بھی ایک کھل ہوش
 مانگو ساقی سی جام لبر
 تم کرتی ہو شہر شعر و شہر
 ناواں ہی ہن جہاں جہاں
 بے سر کوئی کوئی مریدا
 مضمون کہ عجب ان ہی
 کالی بھی دین نہ ہی کی نا
 مانگو تو جواب بھی نہ پاو
 معدوم ہوئی نشانی غل
 پر نکو خدائی دی فضیلت
 بقدر ہی اس کے سانے خا
 در اصل ہی شمع محفل باغ
 واجب ہی کہ غمزدہ ہو طر
 بی ساغری ہی زندگی پہنچ

دولہا زین و مٹاؤ خشت جم کی
اوقص کا ذکر کیجیے پھر
لٹا ہی رخ سخن پر تازہ
منہ لگے مرے سخن میں کھولا
راج ابر گھرا ہی سماں پر
اوس باغ کی مرغ بہشت
وہاں میلہ ہی جمع ہن بدو
خاطر شکنی تھی گوارا
تاروں ہی فلک اوتار
راہی ہوئی غیش باغ کو ب
ایک جو نظر وہ تازہ گلشن
بازار لگا ہوا دورستہ
القصد ہاں پہنچی ہم
دیکھا کہ ہی ایک شامیانہ
پوچھا کہ یہ کونسا بشری
معلوم ہوا کہ ہی ہن
سکر ہوا اشتیاق دونا
شرمندہ لبوئی اسکے

قفل میں بھی نصیب ترقی
اول سی کیا ہی جکھوٹا
کتا ہی پستان تازہ
مجھے دربار میں بولا
رحمت نازل ہی کہ جانا
ہوتا تازہ وہاں کشتہ
راہ اپنی تکتی ہوئی ایک
کیا تھا غیر از قبول چار
دکھلا یا شوق رنگ و
جان ایک تھی درخت
انکھیں موٹیں کجونی ہی
کتنے ہوئے پھول بستہ
صوفی طبعاں نہ شرب
گرداوس کے کھرا ہوا زما
انسان پری ہی قری
جس پری فریقہ برہن
دیکھا تو ہی حور کا نونا
ہی و سکا جمال شک کا

ہر چند نہیں سخن کا ہنگام
دستان نغمہ خانہ عشق
ہی راج نرائین اک مراد
کامی مست شرا نجانہ عشق
حب مہی ہو فراغ تملو
نرگس بھی نہیں مان کی
دوبلی خورشید جب شام
القصد جو جام ساقی شوق
حسب لایامی یار غمخوار
پیتے ہوئے ساغر و ماوم
ہر سمت تباں شکستہ شید
پانی کی سب سے گلزار
پہلے میلہ کی جا کی سیر
ہی آمد و شد کی راہ
پروانہ کی طرح لوگ ہن حج
دلیہ اسکی نہم فلک ہی
خورشید سی بڑی مہ پر ہی
کھل دیکر کے اوسکا رخسار

ہر تملو سخن سخن نہیں کام
ناوک فلک نشاۃ عشق
والتقدیر کہ زحمت خلق نکوت
وہی نظم کون فسانہ عشق
لیجاؤ لگا عیش باغ تملو
وہ باغ ہی اسرار ہست
چلیے تو نہیں اس کے جام
خمنانہ غریب میں ہوا شوق
میلہ کی لپی ہوا میں تیار
سب باغ ہیں چاکے پھول
ہر گوشہ میں نغمہ ن تھی آواز
ہر ایک جگہ تھا ہوا خواہ
حب یکہ کی میلہ آئی خیر
ہو عابد و نہیں ہی ایک معبود
کس نے ہم کی تھی نازنین
ہی حور نہیں کج نہیں ہی
نر واد کے حسد جگری
انگری کری وہاں گریبان

منہ غنچہ کا رشک سی بکری
ناگاہ خبر جو اونے پائی
بہتر نہیں کس کی جانی
آفر کو بھگو ہوا یہ معلوم
ہومی سی کوئی نشہ میں محو
بیہوش سہل فصول حسیہ
مرا ہی مسیح کے المین
ساتی سمجھتے ست بارہ
یہ معرکہ کا ہی وقت بیہوش
دو دو فنون شعر کوئی
وہ تازہ بیان کرو لطیفہ
سکر جو عمل کریں اسی پر
کیا خوب ہی جانور عینیت
جو آدمی اس سی بخیر ہی
جو جو کہ ہیں بند الہی
فخر میں ہی بتیان بد گھر
سپند میں پیسا جو انکی کوئی
جو پاس تھی روزانی جانی

سرستان میں میں گرجا
اوشہ گرمی پائیں ٹری
فرحت افزا ہی لکشا ہی
ہر شخص سے ہی ہر کس قسم
کوئی ہو خار رنج میں جو
کہ قصہ رنج آرزو مند
جانی ہی جان سکے دم میں
ساغر میں نہرا آب بھر

میں دیکھ کی یہ تمام سامان
بولی بہرہ رنج و منت
یونہیں کہیں محبت کا تین
موتی دریا میں ایک پاک
یون بھی کہیں مری آسمان
وہ درد میں سہاٹی چاہ
کنا ہوں ہی سخن میں بچہ
تو گرم سخن میں سرد و خوش

در بیان حال آن مسکینین میں نظم است
کو جو جو و خود و شمر و از ہجر جانان کا اقم

جو ہی عشاق کا لطیفہ
عاشق نہ پھر کوئی کسی
ہم شکل ہو یکساں مصیبت
وہ جانور نوی بھی ہے
ہم اونکی گریہ کی خیر خواہی
مر جانی جانی انکی در پر
کرتی نہیں اس سچی نکلی
برسون صورت نہیں کہانی

ظاہر میں تو کرتی بصیرت
دوبلی نہ چہ تون میں پھر
رکتا نہیں طوطی میں کام
شاید یہ سمجھ کے لو کہ میں
ای خامہ بیان کر اکیانی
ظاہر میں ہیں شناسا طیار
بیہوش ہو چکی کوئی یہ حال
جسکے بالین یہ رہتی تھی جا

بیٹھا بستر پر اکی غمناک
یہ باغ ہی رشک باغ
کیسے سے محبت کی کہانی
اور دوسرے کو نہیں کھا
سیر خالی کا قد کمان ہی
کھلے شو نہیں کھائی پھلا
جو ہی کہیں کا اصل مطلب
تو ہوش میں نہ پھینک
لازم رہتا نہیں ہی خوش
دور او سمند خامہ پونی
باطن میں ہی یہ مقام
پیش آئی نہ پھر اونکو شکل
دکھلائی اگرچہ سختی ایم
باتون کو مری مہتاب
ہی سمجھ جو ختم نکتہ دانی
شکل انکی سخی ہی لہجی
دل جسکا ہوا مثال غزل
تہا مسند دل یہ چنکا تکلیا

شکل اونکی ہوئی شکل تقدیر جو لوگئی ہی ناساز مجھے منو مثال اسکی ہر جذبہ خاطر اسکی آزاد ظاہر میں عشق تھی نگاہ خوش چیموں کے سامنے بھاتا بیوش کب طمع زہد شرب اکدن گیا میلہ میں ہمیں ناگہ جو نظر وہ موش آیا عاشق تھا ہزار جان وہ یہ جان سے اسکا عاشق زار جانان کے جوئے کا الم تھا ایسا ہی سی تھی نہ تاب تین سایہ اسی ہو گیا ہی جن کا کڑا تھا کوئی درینغ و فسوس رو ایک منہم اوسکے ہمیں ماہ سکا ابھی محاق میں آخر تو یہ ہو چکا ہی ناکام	پھر دوسری اور نہیں دیکھا دیتا نہیں خاک قسمت از باتیں کہوں حسب حال اسکے تھا غم میں بھی ایسا دشا بہولی سی کبھی چلا نہ یہ راہ انکہ آہو رشتہ چو آہا عیت او میں جان بھر کی تھی ناگہ نظر اگئی وہ ساق پہلے ہی نظر میں لائے ایسا اسکی دکان پر وہ وہ شکل سی اسکی سخت بیزار اپنے مرنے کا رنج کرم تھا زنار رگین ہو میں بدین یا نور پری کا اسی دیکھا نالان تھا کوئی لباق میں جو آئی بھی تھی خوشنغمین خورشید خود حراق میں کر بیٹھے نہ خود کشیکا اقدام	ابے شش نہیں ہی دیکھی تھیں بیوش ہی کچھ نہیں فقط تھا ایک شور میں برہن کنگا کی نہانی والی ہر سال میں مرگان نہ دیکھے تھے باطن میں کیا مست تھا وہ پیتا تھا مدام بارہ تاب دیکھا اوسے جو وہ رنج تھا ہشیا مثال بہت نہج لا یہ شیفہ اوس رخ نکو حب میلہ چلا تو یہ کھس کہا تا کبھی بیچ مثل بہ حب مہنون فی ما جرایہ بیٹھے تھے جو وہ ان کی دیتا کوئی کہا نیکو کوئی چیز بولے کہ زوال ہی قمر کا دور اک قانون ان ہشیار آغاز مرغل بھی ہی اسکو	تھکے کب طمع ہی چن کر تھیں اک شہر کا حال ہی منطقی دانا دل ہو شیار و پر فن دیتے تھے اوسے بہت کمال جنگو کہتے ہیں بر جی و میخوار تھا می پر شہا وہ رکھتا تھا بہم خوشی کا اسکا دکھا ہوا اور ہی کچھ اسلوب منہ سی بھی نہ یہ سخن کمال اوسکو نہ نظر تھی اسکے اوس وان رہ گیا وہ غریب مضطر کہتا کبھی سر رنگ تھا دیکھا غم و درد کھسایہ تجویر رہی تھی سب بد نک کہتا کوئی نخلی کی تجویز ہی اوس سے یہ حال میں شہر کا بولے چنوں کی ہیں آثار انجام بہت ہر ای دیکھو
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یسا دوسے کمال کھڑے
وہ اپنے ہی بیان میں بھانگل
نے بار پر استبار تھا
آرٹ ہی اگر تو ہم زمین
کرتا کبھی تھان ہی تقریر
سرخسے ہی سی تھا اوسے کام
کہتا تھا جو عیش و سرور
بھڑا کبھی سیتہ دم
مختل میں منہ عیسیٰ دیا
اسد ری بقراری ماجرا
مرنگی کا غم نہ فکر ہی کہ مجھ
سو اتنی لطف یار کا مارا ہوا
خاموش بل نہ موی قرض
روتا کبھی شکے در در وقت
عشاق کچھ اس بھی یاد
دوران سیر سی طرح ہی
بیہوش کی نرم میں ہی آمد
بیہوش شراب ہی مجھ پر

پوچھو تیرا کتر سے
قابو میں جان تھی تھال
نے دل ہی خیت بار بھج
ایدوست دوست کا ہور
کہتا کبھی داکون ہی تقدیر
تھی شور و فغان میں سکوار
اس وقت کو رست شرف سے

غزل

تجویر ہے تھے یوں کو
حیران و اپنی کار میں تھا
کہتا تھا کبھی کہ ہی پر تو
دنیا ہی سی گنہ رنی میں
بتیابی پر پناہ روتا
دلشکی سے تھایا و سکا نام
اوستا و کا ہی کلام صادق

ایا نظر زینت نو چراغ طو
جسنی سا کبھی ما جری
اسی بٹ سی خدا پتلا کیا
کیا ذکر سرخی گلے کیجے
اسد ری نصیب کہ بار
تھا کام بھی ہم اوسکو
کھلے پہنچن نی زخم پر
ساتی قدح شراب بھی ہر

نامہ عاشق معشوق است حال ازین شنو
وہ چہ مشوقی کہ چوں آمد اندر و ہر کم

جانانہ مگر کسی نہ دہر
پامال خزان بہار میں تھا
تا چند رہیگا تند و کشر
جیتے رہیں پانی میں ہم
مثل ابر بحسب روتا
مرنگی خوشی تھی نیست کا غم
انسان نہ کسی پر عاشق
پر مہتا کبھی غزل بعد در
برقع جو منی چہرہ سی اپنی تھا
سچ سچ یہ ہی کہ بار کھڑا
جس نے جلال رخ کو رست کا
لالہ کو دواع عیب کا جسے لگا
بیہوش کس ہر ساعی ملا
ہوتی یونہی صبح و شام کو
کچھ حسرتیں ہی برہن پر
ہو شیشہ کا رقص و دو ساغر
اس سی کرنا ہو نہیں شاد
اگر تھی ہی دو خند عقل و تہن

مردہ پچی تو ہو دم میں جاندار	بوڑھی میں ان کی ہون	میں دار و مردم جوان	میں باعث پیری ان
مے پتے ہیں شران فاق	مے ہی لاشقان کو تریاق	میں کی ہوں سب نال	مخصوص ہی مٹی انی ہوش
جسکو نہیں کچھ جان کی فکر	ہر دم دکر ہی اب کا ذکر	ساقی نامہ ہی و سکوا بر	پڑتا ہی مدام خط سا
مانگی جو وہ کیف میں ہو جو	پانی کی بجای آب انگور	ساغرا و سکا ہوا ہی جلو	میں کو کتا ہی نوشدارو
جو چاہے کہ رنج ہو دل جاے	جام صبا کو منہ لگا لے	جسے کہ خرا میں بھی ہیں	کتا ہی وہ بلبل و اسخ
اوس کشتہ لے رنج و غم	اوش شفیقہ رنج ضم	جب دغہ غم بہت نہایا	آخراک مرد ہاتھ آیا
دانامی مانہ و فسوس از	کر تا تھا بسان مرغ پرا	جادو میں تھا او کو تقدیر	اکدم میں کچا تخم سی نخل
علم عربی میں نامور تھا	افش سی بھی کچھ یادہ	معنی کی بیان لطف پایا	منطق سی نتیجہ ہاتھ آیا
اوستا و زمانہ تھا ادب میں	تھا علم کلام اوس کے لب	کتا ہی تھا غلط کوئی مرت	عمر اوسکی ہوئی تھی کت میں
تھا ہندو نے انی میں بھی استاد	تھی شکل میں خوب اوسے یاد	مشتوق کی گھر سی بھی	رکتا تھا اوسکی دایا چاہ
اک روز جو ان کا دیکھ کر حال	سمجھا کہ یہ سی دیکھا بال	رنگ سکا اوسکی غم میں گزر	اوسدم تو رہا خوش و مزہ
تنہا جو ہوا وہ مرد جانبار	پوچھا سنے کہ کیا تی راز	عاشق نی وہ ماجرا کہا	یہ اوسکے گھرا ہوا مودب
کی عرض کہ مرغ میری جان	فرمان ہی اوس ابرو کی کمان	پر مال سے تھا جو ہاتھالی	سر پر غم بھری بلا لی
رکھتا ہو نہیں ایک ہمراہ	جو اوسکی مکان بھی اگاہ	خط آپکا وہ جوان جو پاک	لیجای جواب جلد لاک
جانا جو جوان نی اوسکو ہمراہ	بولا ہنس کر کہ ای جوان مرد	قسمت میری تھک کو کھنچ لاک	صد شکر خباب کبریا نی
مجھکو نہیں غم تو جولی بیج	بی یار مگر ہی ندگی بیج	جو مای سوزا دراہ لیجا	پراک خط داد خواہ لیجا
جی جاو نہیں تجھے جو کام	ای عیسیٰ قتل مرا تمام	بولا وہ کہ لکھتو نہیں دور	جاتا ہی تمام ن میں مزدور
جائیکا جو لکھتے آئے نامہ	یہ سنکے اوٹھایا اونی نامہ	عاشق نی وہ غم کا مضمون	اک لفظ میں نہ ہر افسون

جب کو کسی طرح بھی بچ

یکے سنگا کے کلک قرطاس

تھرکت کے وہ خدا ہی قابل

وہ صانع کارگاہ ایجاد

جتنے ہیں جان بھر عشاق

اوسنے کیا تنکو ہمیشہ

اوقات غریز کر کی کچھ صفت

انگریزی اگر عمل نہوتا

پر قتل عمد کے ہیں جو

کیا خوت کہہ گیا بی ستار

بیٹی جو زمین کے فرش پر تم

رکھتے نہیں ان زندگی خوا

قارو کا خزینہ ہو جو سو

سچ ہی ہی مردی خردور

سیکھو اب بھی اور پر

یس کے بعد ہزار سو

کب مگر کا درو دل ہی جا

جب کی لٹاؤ کر کیا جا

ہوتی ہیں ارشاد میں بچ

جواب معشوقہ خفا شعار عاشق مفتون و بقرار

جسکا نہیں کوئی ہی مقابل

شاگرد ہیں شب سب کا ستار

اوسکے ہی جلو کی ہیں

سب جلوہ اوپکا بنی ہویدا

خط میں جو ہیں اپنے وقت

اندیشہ کا یہ محل نہوتا

دل سینہ میں سطح نہ

قد اپنی نہ بھولی آدمی را

پرواز کرو نہ عرش پر تم

ہو جسکے سب کو بی کا

رکھتے نہیں ہم غرور سی

جو مد سے نہ رکھے پانوں ہر

بس تم سخن ہی سن چکے

خط کیے چلا وہ مر پیا

سجورن صال کب کلا

دیکھا وہ تمام حال غمناک

بان لائی ہو م جو خط وہاں

واحد ہی وہ جہاں ہیں

وہ جابر خاطر شکستہ

اوسنے مجھے بی نیاز بنا کر

جو آپ کے دل میں آرزو ہو

معلوم ہوا بھی مومن

تلوار نکال کر سر دست

اس جرم کا کرتی جو اقدیم

سرور کی خاک پہ گر کر

کیا چیز ہی عشق و عشق باز

ہر چند لطیف چیز رہے

پھر ایسا زبان ہی نہ کلا

اندازہ کی بات ہوتی ہی

جب لکھ چکی ہو سکو وہ

یہ تما نگراں آئی وہ

ناگاہ آیا برید محروم

دل سینے میں مومن ہو گراں

دل سینے میں مومن ہو گراں

لیجا و جواب بھی یہاں سے

لکھا صدف جرت و بار

کیا ہی مونی کی عیب ہو

وہ عقدہ کشای کار بستہ

اوسنے ہر زبان لڑیاں سن

لازم ہی کہ اوس سے گفتگو ہو

مجبور ہوں لیکن ہی

کرتی تری لگی جھلکی پست

ہوتا ہی بہت انکا انجام

کیا خوب چل ہی نہیں کر

دی ہو کو مدد بی نیازی

ہم کو نہیں بال پر پڑے

چو سچ اپنی سیاق و سبب

سالک سی ہو وین پیا

بولی جلو جاو دور انقا

لیکر خبر اوس صنم کی باز

جس سے ہوئی غم کی جان

تدبیر نہ کر سکا فلاطون

عاجز ہوا ایسی حال سنی
باندہ استغنیٰ کی گھوڑی
انگوٹھیں کہا یا حجاب زور
برگشتہ تھا اس چوک تہال
بیدار جو خواب ہو وہ
یہ قصہ ایسی جگہ چھوڑ
معتوق کار کا سی سچ
ساتی مجھی انگلیں جنت
تا چند تھان آہ وزاری
رندی تھیں حق کی بندگی
سیکھو آئین ہی پرستی
تم میکہ میں کی جو سید
دی ہم کو نظر بہ شکباری
جب سینہ میں نشہ کا عالم
یعنی گذری جو روز کی چند
حب شور ہوا تو بن جا
کتا تھا کہ جاؤں لکھنؤ میں
سمجھانے لگے کہ اس سی باز

دلنکاہ ہلال سی
پیکا غیب کے کشمیں
جاکے راق درہن دھو
چو آئے چور کے انگلی مال
شب کا تھا جو باجر سناوہ
منہ جنت لکھنؤ کو موڑی
پر زہر اجل سی تیج
کرتے ہیں فرشتے جنت
ایسا کرد و طریق سستی
ہو پیر مٹا سکا شیعہ خیل
طاعت کا تو اب دور
ہو جام شراب غصہ
وہ وصل ختم کر زور
رخصت کیے کہ لوگ آئے
حاصل کروں اپنی آرزو
اگر تاکیں دی ہی پر

حب و ہوا تیا بان
دن کا نہ رہا ظہور مالکی
سو یا عاشق بھی پی علم
حب صبح کو آفتاب نے آ
غم دل میں تھا ہوا وہ نا
چلنا ہی بھی تھیں دست دور
کیا جانی کوئی کرشمہ صبح
سے لائے اپنے جلد کر
ایسا کشتہ عمر با جون
از برای رہروی اکثون
سیرے مغان چھپرے
زادہ کرین صوفیوں کی عت
جسوت کرے کو مینا
کرنا ہی جو راہ یار طریاب
اپنی تدبیر ہی نہ جو کا
گرمایاں پر غر زو شیا
تھے جمع وہاں چھ پرند
سچ کہتے ہیں ان میں اور

آیا اخلاک پر تیا بان
خوش کے شمع ہو گئی گل
جان نہ بنی تھی ہم تھا
دوڑا یا سپہر پر کھڑا
وہ غم کہ تھا ہجر کا مونا
الہیت کیا ہی نہ تھی
ہی گریہ ہو کر فتنہ صبح
کر رحم اک بارہ کش کی لپٹ
بیہوش کر دشا غی اری
می نوشی میں لطف تھی
لذت کی تھیں کی جگہ
ہو دست سب کو حکم دیت
آئینہ ہو کھینچو کا سینا
یونچا مہ ہوا خوشی کی کب
عازم ہوا شہر لکھنؤ کا
سب جمع تھی گھر میں
پیشیاں تھیں اونٹین کا
تینوں چہرے ہیں فتنہ کا

ہن عورتوں کی عیبت نہ کی
کیا شکوہ اگر کریں سپید
جس فعل ہی ہو وہ سوسین
یہ راہ ہی مفتخوان سہی گل
ان عورتوں کی خد کی جا
رسم انکے بوجھانہیں
نگاہ انکا جہان ہی نہرالا
دیکھیں جسے بنگاہ بہر کہ
نگاہ کی سواندین غامین
یوں جس دل میں محبت
زنا رنبا ہی طوق گردن
جینا نہیں آپ مجھی گودا
کہہ سکتے یہ گانہ کی لی راہ
منزل فخران مضطر آیا
آخر کیسے کا خب توڑا
داند عجیب چیز ہی نہ
چہ ہی بشل ہو چھپیا
القصد کے بول پانے

لی مہرین گردہ میں ہر شہ
انکو ہمیں لہوان بیان یاد
کرتا ہی ہر آدمی شہن
پوئے رستم کا بھی نال
جوان سحر جاسے وہ بھلا
ان جالوین و فانیین ہی
صورت گود کی دل ہی کالا
فوراً مر جائے آہ بہر کہ
دیوانہ ہو جسکی لہجہ کلین
ہی اپنے اوس آگ کو ملتا
اک بکا ہوا جو نہیں زمین
اک لہجے سانس ہی را
اوس قفس بشل نی قصہ کوتاہ
آخر وہ لہر باپ آیا
بشکلا اوس نقد مال تھوٹا
کھل نہی ہی ستا کافر
پر سان نہ ہو دست بکیر
پاتھون اسکے گم لے خور

طوبی ہن مگر نیا و مقصود
بیداد کا وہ نام کب
عشق ایک عجیب بلا
عاشق نہ کسی ہو خرو
سکے نہیں انکا شغل و شہ
اک رحم میں انکی سکران
ان ماہ رخو کی مہر ہی شہ
سینے میں فانیین ہی
یہ سنکی رچی ٹاسا و مکو
عاشق ہون جلال سمین کا
آزاد کی اپنی بندگی ہی
خواہان ہون کہ اپنی جان
جو مال متاع ہاتھ آیا
پر حیف ہ چاہتا تھا ہاتھ
زردیکہ کے تازہ روٹا
نر کام و راہی کھیلان
کیا مصرع خوب کیا ہی
مخلوط اوس سے نہایت

نئے لبستکی ہی بی سو
جرمان کا مراد نام رکھا
پوشید نہیں ہر بلا
آزاد کو کسے کر لیا بند
بیداد ہی کرتے نہیں شہ
ہی شہد میں انکی لہجہ ہر
آہو میں پیر نری چشم
زلفون میں فانیین ہی
ایا سب پر عتاب و مکو
دل و لوہو ہوا چہ وقتن کا
حرنی میں ہمارے زندگی ہی
مر جاؤن تو جان نہ پاؤن
تنہا اوسے لیکے ساتھ آیا
انجام نہونی پانی اکہ است
آما وہ گفتار ہوئی وہ
نذرت نیچہ شہان
مانہا دیکے سے چھٹا
کرنے کا رحمت عطا

کچھ جو کدڑی سطح پر باتوں سے ہی سر درو پیدا باتیں کرنے کی جو وہ زن وہ لہری جو وکی کی فانی پرواہین محکوم زنگی کی ہو لاغری کی مصیبت ایون بھی کہیں سبب گردش میں لابی لوگلابی بیہوش محبت ہی تو ی تیری ہی حکم سی طاری بستو کا خضر راہ ہی تو ہی پند سی خیر تری لاف سے رک لی انے بانگو خانو ہی اچھے بیان صل و لدار اک شب کہ تھی شک سلیقہ قدر ہر ایک کا نہیں منہ بازار تھے ہر فرد کے جا بجا پتیا کوئی جانب تک گنگان	قانون سوا ہو تو انگر رخسار سے رنگے روپیہ بتاش ہوا کی برہمن خندان ان کا طر شام خوابش ہی تیری کی ہاتھ آئی جوازہ سے ہاشش سے ہو ہم کلام وصل عاشق با آن کہ و کز روی منفصل آئید اسکندر سی و جام ہی کشتی می غری سواری یہ خواہ دن کا یا شاہ تو ہی درو تری بلہ می صفا تا چند یہ فصول ہیں کہتے ہیں یہ لوبان ہشام نکلے گردن کو کہہ بد شب کو وہ خوشتری ہو گیا محتاج ہو جگو ویکر میر ہی تاکوئی پان کی پو	اک دن بولی کہ ای کرتا کیا سخت پڑی ہی شکل شادی سی غم کہیں گیا بھول کی غرض کہ چون علام ہیرا مے کے طریق غریب موقوف ہوا وہ ملک سام ساتی می لالہ کون ہی جا از بسکہ ہی عشق پاک تیرا بیہوشی ہی تیری شای خامہ ہی ترا وہ تیرنہ کر ذکر حکایت برہمن جب یہ اپنے شوق پانا قدیل و چراغ طور رو رکھا کہیں جو شک و غبر گوشتی میں پانی غلام ہر سمت پر رخاں ملنا	ہی کے سبب ہو کر آرا کر کہی تو بیان دل اور گل سی پستی ہو گیا ہی دور و دام نام ہیرا وہ غرقہ ہو ہو شام گھر کی جانب کیا ارادہ بیہوش کا بھی حصول ہو گیا لکھے احوال ہی مجاہدی یکیش ہی می سب ہی ہی منہ غیب بہ تاک تیرا طاقت ہی تیری گناہ جو کرتا ہی مرغ سی ہستہ جسکا ہوا دوستار گنا پھول نہ ہرنگ گل سلا تا چوک بزرگ صحن گلشن تجہ کہیں ہو وہ گل تر ہر جا آواز ہو وہ پنگ مستطول الطول ہستہ نا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p> اک سرخوش بادہ جوانی آرستہ نہ ملتے جہاز فانوس سرمایہ خندہ جوانی نیشہ سے سورے مثل مہر انور خورشید تہا بن گیا کٹورہ تہا اوسکے خراج سی سودا نوسہ دیا پہلے خاک رہ پر گردون فی کیا قرآن سینا بھولے دل سے ملاں دیرین اوس سے سی محاق ہو کیا دور کرنے لگے مستیوں کی گمان مستاب سی تہا چکور محدود بھرنے لگی لطف و عیش میں دم وصلی کی طرح سی ہو وصل حبس طرح ہو رشتہ اور نور پھوڑا تقدیر کا پھیر ہوا پونہیا ظلمات میں کھنڈر جو قطرہ کرا ہوا وہ کوہر </p>	<p> اک مست شراب جوانی ہیرا کی دکان بنگلہ ہر پل پر بازگاہ غفرانی اک زاویہ میں بیٹھ پیکر مہر کی کابلورین آخوڑہ کو لہر ایک نافہ مشک پونہیا یہ جوان بھی دیکھ کر دکلا کے ہزار ریشہ زمین تازہ جو بندہ خوشی کا بین خاطر سی نفاق ہو کیا دور کنے لگے بدتون کی بان کھولے مثل ہلال آغوش لیسے آخوڑہ دونوں ہاں اک سے ملے فصل یون دوست لکھا وہ کانٹے فی وہاں غنچہ کھولا رستم فی مفتخوار کیا تہا دودل ابر کا جو ہر </p>	<p> کمرہ ہر ایک شہرستان خاموش کہیں کھڑی خیر کشتیا کرتا تھا مشکبوی خوشبو سی گلی دکان بیٹھا ہو غنچہ گل بدانا انگاری تھی جس کی شکل اختر جو آنکھ تھی نہ تھیں جو اک برج میں حبس طرح سی زبا خود دور ہوا جواب دہری تقدیر سی رستا کی تدبیر قمری ہوئی سر سی فلکیہ ہونے لگے قحط باہم آپس میں بدل تہاوں نظم اک عالم وجد بخود سی تھا مدغم ہوئی وہ دوزخاں خامہ فی حیات میں جگہ کی آغوش میں قد و لبر آیا چٹھی ہوئی ہم سلیمان </p>	<p> ہر ایک کا چہرہ جہر تابان مہر گرم سخن کہیں کانداز لکھا سرور برگ خوب روی سبیل جو ہی کی پھول لالہ لکھا ہوا پائش گلستان تہا صورت برج مار مجر شخص ہاں تہا شاہ مسرور پھر شبیہ ہم سے نون بجا جس وقت ہوئی مراد پوری دیکھائی جو جذب کی تاثیر المفت فی دکھائی تہا شیر دودل کی چرخ فی فراہم دونوں ہو جبکہ نشہ میں کیا وہ نو کو عیش سرمدی قسمت فی جو کرویا فراہم اوس سیل فی سحرین مطلب عشاق کا بر آیا دورہ ہوا آفتاب تابان </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تھی کچھ غامی ہو کاوش
جب صبح کو آفتاب بان
گم ہو گئی ات کی عداوت
وہ دونوں پلنگ پہ تھی سر
غم بھولے ہوئے بجا طر شان
کھانکے کمرہ کے ساتھ
طعن ایک دل لگی تھی
جب لگی ہوئی مراد حاصل
ایا دل بقیار کو صبر
خورشید ہا ہو کھن سے
ازادی سخت فی دکھائی
پہنے عاشق لباس مہیا
شادی میں عاشق الازاد
لیتا کبھی دل سہی مہوش
اذا سے وہ رسی میر نکلتا
جل آتی تھی تھیں تھیں
اجازت ہلکے کی سہی
بہت مشکل ہی دیا اوش

آخر شبہم کی تراوش
سوی گروون و اشیا
کی شک تو پنے تیا
ہوتے ہوتے ہوئی بہت
اوشھے دونوں شکل شان
زہور دونوں جانے
انکھ ایک کی ایک تھی
جی از سر نو گیا وہ بدل
گو یا اسے خیر ہو گیا جبر
بت ملکیا اپنے برہمن
شیشے میں پری سیر پری
آغوش میں اک عروسی مہیا
کرتا یونہی شب و روز

کیا گے کروں میں شہابی
منہ میری نقاب میں چھپایا
دکھلایا سحر فی رخ جہان
جہش نے زیم کے جگایا
تھا گرچہ کل ایک ایک
شکابہ فرہ جو یا و آیا
باہم ہونیکے اشارے
پاکر سامان شادی کر
آئینہ دل فی نور پایا
ٹوڑا قفل امید بستہ
رستے اک در سر باہم
بٹھتے تو منہ تدریج
تسمت نے کیا جو دل

عزل

ہزاروں مرتبے ہیں ہمارے
وہ قتل و زکو کرتی ہیں ہم
غضب کیا ہے فروں سے
جو فرط شرم سے

حقیقت نہیں اعلیٰ
کلیں نہ ملتے ہیں کسی
سوامے مسلح قصاب بھی
نہ رہا بارو قسم ہی

بہتر تھی قلم کی منہ من
زاد فی اذان کا گل مہیا
خواب گیا چشم بہان
خورشید آئینہ دکھایا
پر ہنستے وہ دونوں گل
ایک ایک کو رکھ سکرایا
شب کے وہ نیاز و نیاز
بالیدہ ہوا وہ فی سرور
سینہ فی بہت سرور پایا
جوڑا سر شہ گسستہ
تھا عید اونہیں مہ محرم
اوشھے تو جلے وہ سرور
کھاتا تھا کہ میں بھی مویں کوئی
پڑھتا کبھی یہ کلام ہو
قرچیتا جی جسد نہ عظم کھاتا
تماشا ہی کہ کان لعل سی نکلتا
کوئی بجل تر پتا ہی کسی کا
نرا کب بخارا می یہ نہ نکلتا

شک و غنا کی سیرت میں
شب فتنہ میں ایسی تیراں ہو
خیر عیش و نشاط اویسی تھی فکر
برسات کا موسم آیا ناگاہ
خورشید افق میں کیان غرق
نزدیک تھا موسم بہار
آواز طیور نغمہ پرواز
ہر شخص تھا مست گلاب
پر مغز تھا دان کدلی بی مغز
سریکے شیشے کی جڑیا
عاشق ہوا شہ فی کی بدست
چلتے یونہی سحر شام
اندیشہ نہ ملا دیکھ سکا
یونہی ہی کی ہی پہر کا وہ
اک شیشہ ہی بلا دستانی
وہ ساغر لاکھ کون کمان
بہوشی و زہری ایسا
بہار شہ دیار شہی
اور لٹی ہی سمجھتی اور شہی

ترا جیس کو چہ سی ہی شہر
بجای ہو گیا ہو غم تو نہ ہو
اندیشہ و رنج کا ہو کیا و
لی ابرنی آسمان کی راہ
چمکی رخ یار کی طرح رقی
تھوڑی سی بہت آؤہ
الحان مغنیوں کا و مساز
ہر کان میں بانگ جنگ
جود ملین چہائی تھی نشر
ادھر اُدھر کے سبوی ادھر
مشتوق تھا اوسکے تھیں
جام اور نہ تھی دور ایام

عذار پر عرق پریش کیسین
رشتا تھا اسی طرح وہ ہم
آپا بھو وہ آفتاب تابان
اک روز کہ عید سی رہا تھیں
باول می علی القوا تیر
بانگ اسکے تھا تسلسل
طیور چکار کا و قانون
تھا کشتی می کو جو کنار
تھی باد پری کا جو فونا
شیشے کی طرح نہ مریم
کو شہ وین تھا شیشہ لکھل
کرتا تھا خوشی کی شہادت

ورومی نکست مخ مشوق کو و سچو گل

بشنوائ سیدار کشتی پر ہمیں کو ان صغیر

کو زندہ قرار ہے اری وہ
جام اوسکے تھا کمان
پتیا ہی خواہاں ہے جام

دنیا میں نہیں کسی کو کیا
شراف سکائی می رستی
قانون کی کجی نہ ہو سکی

سنا ہی انکے چہ شہر شہ
مشتوق تھی ہوا کام ہوسم
گھر ہو گیا شک و شہرستان
تانی ابر سیہ فی چہا ر
باران فی بھی کیا تقاطر
غنیہ فاطمہ کے ہوتے گل
الحان ہی کر رہی تھی افسون
کرتا تھا خوش خرم شہارہ
مخل میں تیرا جو بن سکا دنا
سے پی کی تو کر حرم
کرتا تھا گزشتہ میں قتل
دن عید تھا شہادت بھی آ
کرتا تھا نہ خوف مجلس کا
مشتوق کا اس طرح ہی ہو گیا
بہوشی کی ہی چہا و سچ
وہ بارہ برگ خون کیا
بہوشی میں ہوشیاری وہ
پتیا نہ ہی ماند تھی جام
کرتا ہی سحر کو شہر شہ

ہر ایک سے شہابی گون کا
شعل و سکا مدام لہوئی
گواندنون چرخ آسمان سے
کرتا ہی اگرچہ خود فروشی
یعنی گذری جو یونین کھینچ
جسٹال نی قیاس کی
نفس کرتا ہو جسی لہر
ایا تو وہ مثل خنجر تیر
ہر جید ہون درستی محتاج
جہلامی کہ ہمت یہاں جا
نو گوری بھی جو ہو ہم خوش
مے تو بہت دھو ہو ہم
بولا وہ کہ گر بھی ضا ہ
فقر سے سیکے چربانہ
یونین نے بولا و بالی
و کے لاکھون ہن کالے
تم کیا ہو تمہاری کیفیت
سیکھی ہون زندہ بنی

کرتا ہی طوفان بیکرون کا
سولا و سکا چرخ فروشی
مجوہری زرم میکشان سے
شہوہ اوسکا ہی پوئی
تہا برہمن یہ خرسند
تو قیر گھٹی اوس آدمی کا
مرنا اوسے نسبت ہی تھی
کھینچی تھی زبان کے خور
لیکن تنے کیا ہی تاراج
باہر مری کیسے کل جا
پہنچ گئی لکڑی پاؤں
اللہ کو کہیں وہ غم
سر پر مری کھینتی تھا
وہ کہا نہ کیا بھی جبارہ
ہو تا شہر آدمی ہی عالی
آئے نظر اک نہ مری را
گھس جاتا ہے ابھی
ہم سے کرتا ہی جہل بازی

رکتا ہی چمکدہ ہن مرکز
پشیا ہی رہی کرب نرس
رکتا نہیں وجود کا شہ
ہی اب بیان نہ جانا گاہ
جب تہا مال پاس سے
دیکھا جو جوان نے یہ قرینہ
یہ سوچ کی اوٹھ کھرا ہوا
بولا وہ کہ جو کھو بجای
اوس سے یہ نکی ہوئی غنا کا
حلو اتری بھیج کا پکار
کرتا ہی چاہا کی ہر تہ
مر جاؤ تو سب آئی نسو
منظور تھا دلے سکا آوا
مر نیکو ہزاروں کہا ہی
سب سے ہن زندگی میں جان
تم کیا ہو بچا ہی برو
چل دوڑ کر زیادہ تقریر
مرتی اتی تہا ہن نگہ مری

ہی عقد ہن او دھڑل
ابا و وہی کمری خرابات
جز سا غری کچھ اور خوش
ہر تہا ہی گلوی غامہ ہون
مجموع سے عہد اس سے
سوچا کہ بسا عیش ہی
و لسنو تھ کھینچ کر دم
لیکن میرا قصور کیا ہی
کپڑے کے لئے غصہ جا
حلو اتری تری میں کہاں
کجخت ہی جیہا ہی بدوا
ہم بھی کہیں ہی نہیں
ہوئی وہ سیدل سید کا
مرنے نہیں ایک کو شاہی
مرنے سے بھی پانی ہن
اس شکل پر شفیق کہہ گئے
ہی صحبت بد کی بکارت
بک بک کے ہمارے کان ہو

<p>سب باتیں کہہ چکے آفر عشق کشی عیادت ہی انکی ساقی تری تھوئی یوں اس دین میں ہلال محکو بیہوش چو شر گنگ سجہ توڑین فقیر زاہد میں نکل سے ہو سنا ہی اچھ جاکیت غم دور سید با سو چاوہ ترک خانکو ایا دریا چپ کنا سے امیدصال دلسی کردور جسکو نہ خدا کا ڈر ذرا آفات سے نہ ڈرانہ مورا جواو کے تھے دوست غمخوار جب اسے سنا کہ مر گیا وہ کفن لگی میں بلا سے چوٹی اوسے جیسا بھی رنج کہتے تھے اس طرح وہ</p>	<p>بکتے بکتے تھکے وہ آخر بیدار دین ہی عیادت انکی از ازل ہنگام قسمت کا تیرے رشتہ عاشقان اچھان تیری ماہ وین رستم کیون بیٹھ ہو دور چرخ ہی ساقی کو تر سکا شاید و کمالے تماشے تھیں سنا بہر تہا ہی خامہ نین ہم اولے بالوون بھگوان کو ہوتا تھا غرق شمع کے پاس بیٹھا وہ مکان میں اپنی محبوب اوسکو حاکم کا خوف کیا ہو گو مر گیا نام زندہ چھوڑا کا ندہ یہ اوسکا لاشہ پچا جی سی نیچے گزر گیا وہ جاتا بار بار آنکھ پٹی تا حشر اوسے شش و پنج بھتے ہوئے سینہ دہر</p>	<p>صد صیف کہ یہ تباہ بدش تا بہت ہزاروں کے بھگنے از ازل ہنگام قسمت کا تیرے رشتہ عاشقان اچھان تیری ماہ وین رستم می نوشی میں مہم کا لو شعلہ جو اوہا آتش نے میں خانہ کا بند و بست ہو جا شاہد فی یہ جب بھی سنایا جیب دل زار مثل گل جا باندے ہوئے کی طیرت منہ غدر سخن میں سب کھولا القصد وہ عاشق دلاور یاروں نے یہ لیکر کیا غم سب لیکے بھر کے کنار شادان ہو ایسے وہ تھک سر پر او پھاڑ لوٹا کوئی نگرین تلاش اسکی ہی زندہ وہ ساقی اسکی</p>	<p>ہیں ظالم سخت کو تہ اند لاکھوں کے جرم مار ڈال جو کہتے ہیں میکشی کا مے جام کو آ حال محکو خورشید کو ہم می ہلا ہو جا کے کھجور خود زاہد کا وضو کست ہو جا نقش اسکی امید کا مٹا سخت اندیشہ میں جا گیا کہتا ہوا خوشی کے سان احباب کو خبر باو لو لا اوٹھا و نیا سہی زہر کا پہنا سب نے لباس ماتم پونکا دلسوختہ کو بار جس طرح سے غنچہ گل کو کھل پچھا مرا عمر بہر کو چھوٹا کہتے بھی نکھائیں لاشہ و یکہ آئی جا کی جسکو ہوش</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ملوت معشوق تو کی ہی بیدار	خبر ظلم نہیں نہیں سبق یاد	یہ جو راہنیں روانہ ہیں سے	یوں کہتی تو کیا ہوا نہیں سے
دی آتش آب نگہ تلتے	شیشے میں ہو جیسے نہ کہتا	بہوش ہوئی کی می ہو محسوس	کروی تری دل کو بھی اسے
برآ موران مباد چنان	داستان عاشق و معشوق اسی بہوش ختم	چون جلوہ آفتاب بان	گفتم بکلیں روزگار
ز این نامہ جو حکم پاک	کر وہ ام رانم کنون در ختم این نامہ قلم	گفتم بکلیں روزگار	ہمچشم عروس گشت ہفت
یکہفتہ کشیدہ بار محنت	دو دم لبروس نامہ نیت	آمد چو شمار روز ہفت	زنگلخ ارغوان شکستہ
زخم بطریق خود برستی	کردم بی مغانہ مستی	گلہای سخن بدستہ بستہ	وین آئینہ را گرفت زنگی
با اینہم فکر و رنج و کاہش	ہرگز نہ کش نمود و خواش	و جتن سخن یافت رنگی	پاکیزہ خشم و روح پاش
چون بود در یتیم شہوار	پیدا شدہ ناگش خریدار	کہ از آب ہر شرتہ فاش	معینش چو صورتش بود
جزو بیت ز نام او محمد	خاک کف پای او طبرزد	بزدی در ویت محبوب	خدا ان خدا ان سخن بگو
او مطبع کار نامہ نامے	زو تخم معلوم ہم گرامے	روزی چو نظر برین سخن کرد	مشہور دیار و رنج گشتی
کہ اسی مست مغانہ عشق	وی زند شراب خانہ عشق	گر نامہ لغز طبع گشتی	فرمود و بخوشنویس قدغن
گفتم کہ قوی طبع عطار	ہم نسخہ نویس و ہم دوا آر	دانا چو سخن شنید ازین	کہ از منت خلق بی نیاز است
طبعش این کلام موزون	باعتن لطیف لطیف مضمون	منت بجناب کار ساز است	بی خوردن خون گشت حاصل
کہ این نامہ کہ مشک از دود	آہوست ملی بری ز آہو	دین نسخہ کہ ہستار و دل	خونما بہ پیش درون چشم
این رہ رفتہ بی پای خامہ	بستم بہ سخن عمامہ	می نیست حلال اگر بکیشم	دارم بدلین امید بہیوش
شیرین بود چنان مذاقم	لذت چش صد مہ فراقم	زار باب فضیلت خطا پیش	نودای کہ در غم تو مردم
در عیب نظر گفتند و رو	از در و کنند ہذا این	ساقی کردی سر تو گردم	کہ از دیر نشستہ ایم دل تنگ
	دہ ساغر بادہ شفق رنگ	کہ از دیر نشستہ ایم دل تنگ	

تاریخ طبع مثنوی کرشمہ عشق از بدست خان میکیش

سریم بنام خداوند پاک	کز دست صابر دزدنا بپور	خداوند معشوق عشاق نیز	خداوند شاگرد ای کفو
پس ز خدا و گویم آن حجاب	کہ چون کرد طوفان موج آتشوار	چہ طوفان مجشر کہ بود آتشک	کہ کرد از تور و چشمان طوفان
بجد صبرین مچون گشت طبع	در افتاد آوازہ آتشنا بہ دور	بیک خطہ قول بہوش شد	بدان نار خسار جوان بنوا
چنان کہ این برین غم حاق	نزد این چنین ماورد ہر پور	بر انحال آمد ازین سرود	تا سفت نماند باماش و ذکو
نی سال کردم چو پیش ہوا	چنین گفت ملہم ز قفسور	چو بز نام بردان شد این ناختم	بود سال طبعش بلفظ غفور

خاتم طبع

حمد خالق کائنات چھوٹا منہ بڑی بات ہے کہ ما عرفناک حق معرفتک ارشاد حضرت مسرور عالم مفتح
 موجودات ہر اور نعمت حبیب رب جلیل جو نجات دارین کی سبیل ہے اور دلائل آل اہلبار و
 اصحاب کبار جو ایمان کی دلیل ہے اوسکے اعادہ سے انسان ضعیف البنیان مجبور ہے کہ حیطہ فکر
 رسا سے بہت دور ہے پس جسکی شان میں خداوند عالم خود فرمائے لولاک لما خلقت الافلاک
 ممکن ہے کوئی بشر زمریدارج علیہ کو پائے اللہم صل علی محمد وآلہ و صحابہ اجمعین اما بعد عشق
 مزاجان محبت خوشگفتہ طبعان عربہ جو کوثر دہ پونچھے گئی فی الحال مثنوی کرشمہ عشق تالیف
 شاعر شیرین تقریر ناظم خوش بیان بے نظیر رنگین طبیعت ماسرر موز فصاحت و بلاغت عالی
 نازک خیال جناب فحشی گوردیال صاحب متخلص بہ ہوش مطبع کارنامہ میں حلیہ طبع سے
 آراستہ و زیور تکمیل سے پیراستہ ہوئی غالب کہ یہ عروس زیبا نوجوانان شوخ مزاج کو پسند آئے
 چہرہ مضامین لربا بجائے مجنون و ارسس لیسے شامل کی طلبکار ہوں فرماؤ منش کلام شیرین
 کے خوشکار ہوں



ALLAMA IQBAL LIBRARY



114860

K UNIVERSITY LIB.

114860



**ALLAMA
IQBAL LIBRARY**

UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN